انسانی حقوق، اسلام اور عصر حاضر کا تقابلی جائزہ

منیر احمد☆

ABSTRACT

Allah Almighty made such principles for spending whole life, by living in such limitations a society of humanism becomes a society of peace, tranquility, brotherhood and blessing. A disordered and chaotic situation is created in return to the violation of these laws by humans. To exterminate this chaos and disorder, punishment was imposed to remove evil from humans and for their betterment.

The purpose of these laws is not for rebuking the humans, Instead of this the reason of punishment in Islam is for the elimination of cruelty and chaos and for the betterment of culprits. So many examples of this can be seen in Islamic society where as the Non-Muslim society has created worst examples by deceiving through human rights. The betterment of humans is dominant in these laws rather than cruelism.

The Holy Prophet (PBUH) terminated the ethnic, tribal and languages, to charter the equality for the whole mankind. By seeing the barbarism of Genghis Khan, Halaku Khan or Hitler crossed all the limitations of humiliation. The World has faced two World wars, in which billions of people were murdered.

The movement of Nelson Mandela against, the white racism United Nations has passed baseless laws. But the racism could not be removed from the whole World religious and culturalism is still dominant, because of this situation the Muslim word is under the state of Pessimism. Due to the greedy looks on the resources of Muslim World, they are acting on the policy of divide and rule, they are trying to swallow every thing like a hungry dragon. By naming the people who are under cruelty of fundamentality, terrorist and extremist, they are developing the tales of cruelty by bombardment. In the era of cruelism, by explaining the rights of prisoners of war, in this way by following the teachings of Holy Prophet (PBUH).

☆اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ علوم اسلامیہ دی اسلامیہ یونیورسٹی آف بہاولپور

بسم الله الرحمن الرحیم

تسبیح وتحمید اور تکبیر وتہلیل اللہ تعالی کی شان کے لائق ہے جس نے کائنات کی ترکیب وترتیب اور بناوٹ و سجاوٹ اس قدر حسین ودلکش بنائی جسے دیکھ کر اداس دل کی اداسی دور ہوتی ہے۔ نظام کائنات جس لظم کی مالا میں پرویا گیا ہے وہ انتہائی جاذب نظر ہے۔ سورج، چاند اور ستاروں کی آمدورفت دن اور رات کی گردش، موسموں کا تغیر وتبدل، گرمی وسردی اور برسات وبہار کے مناظر انسان کے دل ودماغ میں ایک نئی روح پیدا کرتے ہیں۔ یہ سارا سہانا نظام اللہ تعالی نے ایک قانون اور ضابطے کے بندھن میں جوڑا ہے۔ یہ اس قانون اور ضابطے کی خیر وبرکت ہے کے جس کے سبب یہ نظام کائنات ہمیں خوبصورت اور خوش کن دکھائی دیتا ہے جس مالک ومدبر نے ایک ضابطے کے تحت یہ سلسلہ چلایا ہے اسی نے انسانوں کو خوشگوار اور پرامن زندگی گزارنے کا نہایت موزوں اور مناسب قانون دیا ہے۔ اللہ تعالی نے اجتماعی زندگی گزارنے کے لئے ایسے قوانین نازل فرمائے جن کی حدود میں رہ کر انسانوں کا معاشرہ امن وسلامتی اور محبت واخوت کا معاشرہ بنتا ہے۔ انسان جب ان قوانین کی خلاف ورزی کرتے ہیں اس کے نتیجے میں بدامنی اور فساد کی فضا پیدا ہوتی ہے اس بدامنی اور فساد کو ختم کرنے کے لئے تعزیرات وسزا انسانوں کی اصلاح اور خرابیوں کے خاتمے کے لئے مقرر فرمائی ان قوانین کا مقصد انسانوں پر ظلم وزیادتی کرنا نہیں ہے بلکہ اسلام میں سزاؤں اور تعزیرات کا مقصد ظلم و تعدی اور فسادات کا خاتمہ کرنا، معاشرے میں جرائم کے مرتکب افراد کی اصلاح کرنا۔ اس کی بہت سی مثالیں مسلمان معاشرے میں دیکھی جاسکتی ہیں جبکہ غیر مسلم معاشرہ نے انسانی حقوق کے دعوے پرمبنی نعرے کے باوجود اس کی بدترین مثالیں قائم کی ہیں۔ ان قوانین وضوابط میں اصلاح وفلاح غالب ہے ظلم وجبر نہیں۔ اللہ تعالی جبر واکراہ کو پسند نہیں فرماتا۔ اسی لیے قران کریم میں ایک اصول ذکر فرمادیا کہ **لا اکراہ فی الدین** (دین میں جبر واکراہ نہیں) قوانین الہیہ میں کسی جگہ اگر بظاہر ہمیں شدت وسختی نظر آتی ہے تو وہ صرف دور سے دیکھنے سے سخت دکھائی دیتی ہے۔ اگر عقل وفکر اور دوراندیشی سے اس پر غور کیا جائے تو اس بظاہر سختی میں بھی زندگی کی روح نمایاں دکھائی دیتی ہے۔ اللہ تعالی نے قرآن کریم میں اسی کی وضاحت میں فرمایا **ولکم فی القصاص حیوۃ یا اولی الالباب.** قتل کے بدلے اگر قتل ہے تو یہ ناروا وظالمانہ سزا نہیں ہے بلکہ اس میں معاشرے کا تحفظ ہے۔ قتل وغارت گری کی روک تھام ہے۔ اسی طرح جو مرد وعورت اسلام اور مسلمانوں کے خلاف ہتھیار اٹھالیں اس کے مقابلے کے لیے کھڑے ہونا اسے انجام تک پہنچانا اسے قید کر کے اس کی اصلاح کرنا یا اس کی

باغیانہ اور مفسدانہ صلاحیت کو ختم کرنا عین امن قائم کرنا ہے۔

آج جبکہ انسانیت اپنی ارتقائی منازل طے کرتے کرتے عروج کی انتہا کو پہنچنے کی دعویدار ہے۔ اور تہذیب نو کے معماران اس بات پر فخر کرتے نہیں تھکتے کہ ہم نے دنیا کو نئی روشنی سے آشنا کیا ہے۔ اور خیالات کی گھٹن سے نکال کر روشن خیالی کی راہ پر ڈالنے کا کارنامہ انجام دیا ہے۔ تہذیب نو کی چکا چوند چمک سے متاثر ہونے والے جہان نو میں ہونے والے مظالم کی داستانوں سے لرزہ براندام ہونے کی بجائے الٹا مظلوموں کو ہی قصوروار ٹھہرا رہے ہیں۔

یہ تہذیبی تصادم کا دور ہے۔ مادی ترقی میں عروج کی وجہ سے مغربی تہذیب اپنے آپ کو غالب تصور کرتے ہوئے خاص طور پر مسلم تہذیب کو نشانہ بنا رہی ہے۔

محسن انسانیت ﷺ نے نسلی، قبائلی اور لسانی تعصبات کو یکسر ختم کر کے بنی نوع انسان کو ایک باپ کی اولاد قرار دیا اور تمام قسم کی تفریق کو مٹا دیا حقوق انسانی کا وہ چارٹر دیا جس کی مثال رہتی دنیا تک نہیں مل سکتی۔

چنگیز خان اور ہلاکو خان کے مظالم کو دیکھا جائے یا ہٹلر کی سفاکی کی داستانیں ہوں انسانیت کی تذلیل تمام حدیں پار کر گئی۔ دنیا دو عالمگیر جنگوں کا سامنا کر چکی ہے۔ اور اربوں انسان لقمہ اجل بن چکے ہیں۔

سفید فام لوگوں کے نسلی تعصب کے خلاف نیلسن منڈیلا کامیاب تحریک چلا چکے اقوام متحدہ میں دنیا کے نام نہاد انصاف پسند قوانین بھی پاس کر چکے۔ مگر اس دنیا میں تعصب کی فضا چھٹ نہ سکی آج بھی مذہبی اور تہذیبی تعصب غالب نظر آتا ہے۔ اور اس تعصب ہی کی وجہ سے مسلم دنیا زیر عتاب ہے۔ مسلم دنیا کے وسائل پر للچائی ہوئی نظروں سے دیکھنے والوں کی سامراجی ساز باز کر کے تقسیم کرو اور حکومت کرو کی پالیسی اپنائے ہوئے بھوکے اژدھے کی طرح آہستہ آہستہ ہڑپ کرنے کی تگ و دو جاری ہے۔ مظلوموں کو بنیاد پرست، دہشت گرد اور انتہا پسند کا نام دے کر آتش و آہن کی بارش برساتے ہوئے ظلم و جبر کی داستانیں رقم کر رہے ہیں۔ ظلمت کے اس دور میں اسوہ رسول ﷺ سے رہنمائی لیتے ہوئے اس مضمون میں حقوق کی وضاحت کرتے ہوئے جنگی قیدیوں کے حقوق بیان کئے گئے ہیں۔ یہاں مختلف ادوار میں جنگی قیدیوں سے ہونے والے سلوک کا ذکر کیا گیا۔

اللہ تعالی نے بندوں کو حقوق و فرائض کی تعلیم دی ہے ایک وقت میں کچھ اعمال کسی ایک انسان کے حقوق اور دوسروں کے فرائض ہوتے ہیں اور ایک کے فرائض دوسروں کے حقوق کہلاتے ہیں۔ حقوق دو طرح کے ہوتے ہیں حقوق اللہ جس میں اللہ تعالی کے بندوں کے ذمہ حقوق ہیں مثلاً ایمان باللہ، توحید کا اقرار، شرک

کا انکار اور اسکی عبادات شامل ہیں جس طرح کہ خود رسول اللہ ﷺ نے وضاحت فرمائی۔

عن معاذ بن جبلؓ قال: بینأنا ردیف النبی ﷺ لیس بینی و بینه الا موخرة الرحل،فقال: یا معاذؓ ، قلت لبیک یارسول الله ﷺ وسعدیک ،ثم سار ساعة ثم قال یا معاذ قلت لبیک یارسول الله ﷺ وسعدیک ثم سار ساعة قال یا معاذ قلت لبیک یارسول الله ﷺ وسعدیک قال هل تدری ما حق الله علی عباده؟ قلت الله و رسوله اعلم قال حق الله علی عباده ان یعبدو ه و لا یشرکوابه شیأ ثم سار ساعة ثم قال یامعاذ بن جبل قلت لبیک یا رسول الله ﷺ وسعد یک قال هل تدری ما حق العباد علی الله اذا فعلوه؟ قلت الله ورسوله اعلم قال حق العباد علی الله ان لا یعذ بهم(۳)

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پیچھے سواری پر سوار تھا کہ آپ ﷺ نے آواز دی یا معاذؓ میں نے جواب دیا لبیک وسعدیک یارسول اللہ ﷺ پھر کچھ چلے پھر آپ ﷺ نے فرمایا اے معاذ میں نے عرض کیا لبیک یارسول اللہ وسعدیک پھر کچھ دیر چلنے کے بعد آپ نے فرمایا یا معاذ میں نے کہا لبیک یارسول اللہ وسعدیک آپ نے فرمایا کیا تو جانتا ہے کہ اللہ کا حق بندوں پر کیا ہے۔؟ میں نے کہا اللہ اور اس کا رسول ﷺ زیادہ جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ کا بندوں پر حق ہے کہ وہ اس کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں۔ پھر کچھ دیر چلنے کے بعد فرمایا اے معاذ میں نے کہا لبیک یارسول اللہ ﷺ وسعدیک آپ ﷺ نے فرمایا کیا تو جانتا ہے کہ بندوں کا اللہ پر کیا حق ہے؟ جب وہ اس کی عبادت کریں میں نے کہا اللہ اور اس کا رسول ﷺ بہتر جانتے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا اللہ پر بندوں کا یہ حق ہے کہ وہ انہیں عذاب نہ دے۔

دوسرے حقوق العباد ہیں جن میں بندوں پر بندوں کے حقوق کا تذکرہ ہوتا ہے مثلاً والدین کے حقوق اولاد پر اور اولاد کے والدین پر، ہمسائیوں کے حقوق، اساتذہ کے حقوق، قیدیوں کے حقوق وغیرہ، اسلام نے حقوق کی ادائیگی پر بڑا زور دیا ہے۔ اور انکی عدم ادائیگی پر سخت وعید سنائی ہے۔ اسلام میں حقوق کی اہمیت کا اندازہ اس حدیث مبارکہ سے ہوتا ہے۔

"عن ابی هریرة رضی الله عنه ان رسول الله ﷺ قال أتدرون ما المفلس؟ قالوا المفلس فینا من لا درهم له ولا متا ع فقال: ان المفلس من امتی من یأتی یوم القیامة بصلاة وصیام وزکاة ویأتی قد شتم هذا وقذف هذا واکل مال هذا وسفک دم هذاو ضرب هذا فیعطی

هذا من حسناته وهذا من حسناته فان فنيت حسنا ته قبل ان يقضي ما عليه أخذ من خطايا هم فطرحت عليه ثم طرح في النار. (۴)

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تم جانتے ہو مفلس کون ہے؟ تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے جواب دیا ہم میں سے مفلس وہ آدمی ہے جس کے پاس درھم اور مال و متاع نہ ہو آپ ﷺ نے فرمایا میری امت کا مفلس وہ ہوگا جو نمازوں، روزے اور زکوۃ کے ساتھ آئے گا مگر اس نے کسی کو گالی دی ہوگی، کسی پر تہمت لگائی اور کسی کا مال کھایا، کسی کا خون بہایا اور کسی کو مارا پیٹا ہوگا۔ پھر ظالم کی نیکیاں مظلوم کو دی جائیں گی اگر ظالم کے پاس نیکیاں ختم ہو جائیں گی تو مظلوم کے گناہ ظالم کے کھاتے میں ڈال دیئے جائیں گے پھر اسے دوزخ میں ڈال دیا جائے گا۔

عن أبي هريرةؓ أن رسول الله ﷺ قال: لتؤدن الحقوق إلى أهلها يوم القيامة.(۵)

حضرت ابو ہرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن حق داروں کا حق ضرور ادا کرو گے۔

عن ابي ذرؓ قال: قال رسول الله ﷺ فيمايروى عن ربه عزو جل فاني حرمت على نفسي الظلم وعلى عبادى فلا تظالموا.(۶)

حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ میں نے اپنے اوپر اور اپنے بندوں پر ظلم کو حرام کر دیا ہے تم ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو۔

ان احادیث مبارکہ میں حقوق کی اہمیت اور انکی ادائیگی کی تلقین واضح ہوتی ہے زیر نظر مضمون میں حقوق العباد میں سے قیدیوں کے حقوق پر بحث کی گئی ہے۔

قیدیوں کی مختلف قسمیں:

مختلف جرائم کی بناء پر سزا یافتہ قیدی، جرائم کے الزام میں فیصلے کے منتظر حوالاتی قیدی، سیاسی قیدی اور جنگی قیدی۔

تمام قسم کے قیدیوں کے لیے الگ الگ حقوق بیان ہوئے ہیں یہاں صرف جنگی قیدیوں کا ذکر کیا جائے گا۔

ہر دور میں مختلف قبائل اور اقوام میں جنگیں ہوتی رہی ہیں اور ان جنگوں میں کئی لوگ قیدی ہوئے اور ان کے ساتھ مختلف نوع کے سلوک روا رکھے گئے ڈاکٹر حمید اللہ کے بقول سابقہ کتب سماوی میں جنگی قیدیوں

کے بارے جو احکامات ملتے ہیں ان سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ جنگ میں قید ہونے والے بوڑھوں بچوں اور عورتوں کو قتل کرنے کا حکم دیا گیا تھا۔(۷)

اسلام دین فطرت ہے اور بین الملل اصول وضوابط سب سے پہلے اسلام ہی نے دنیا کو دیئے ہیں۔(۸)

دور جاہلیت میں جنگ لوٹ مار، قتل و غارت گری، ظلم و زیادتی، انتقام و تشدد، کمزوروں کو کچلنے، آبادیاں ویران کرنے اور عمارتیں ڈھانے، عورتوں کی بے حرمتی کرنے، بوڑھوں، بچوں اور بچیوں کے ساتھ سنگدلی سے پیش آنے، کھیتی باڑی تباہ و برباد کرنے، جانوروں کو ہلاک کرنے اور زمین میں تباہی وفساد مچانے کا نام تھی۔

اسلام نے جنگ کی روح کو ایک مقدس جہاد میں بدل دیا اور جس کے ذریعے ایسے شریفانہ مقاصد اور بلند پایہ اغراض حاصل کئے جاتے ہیں جنہیں ہر زمانے اور ہر ملک میں انسانی معاشرہ کے لئے باعث اعزاز تسلیم کیا گیا ہے اسلام میں جنگ کا مفہوم انسان کو قہر وظلم سے نکال کر عدل وانصاف کے نظام میں لانے کی مسلح جدو جہد کرنا ہے جنگ کا ایک مقصد کمزور مردوں، عورتوں اور بچوں کو نجات دلانا ہے جو دعائیں کرتے رہتے ہیں کہ اے ہمارے رب ہمیں اس بستی سے نکال جس کے باشندے ظالم ہیں اور ہمارے لیے اپنے پاس سے ولی اور مددگار بنا۔

ومالکم لا تقاتلون فی سبیل الله والمستضعفین من الرجال والنساء والولدان الذین یقولون ربناأخرجنا من هذه القریة الظالم أهلها واجعل لنا من لدنک ولیا واجعل لنا من لدنک نصیرا.(۹)

تمہیں کیا ہوگیا کہ تم اللہ کی راہ میں نہیں لڑتے ہو مردوں، عورتوں اور بچوں میں سے جو کمزور ہیں وہ کہتے ہیں اے ہمارے رب ہمیں اس ظالم بستی سے نکال لے اور ہمارے لیے اپنی طرف سے دوست اور مددگار بنادے۔

جنگ کا ایک مقصد اللہ کی زمین کو غرور وخیانت ظلم وستم، بدی وگناہ سے پاک کر کے امن وامان، راحت ورحمت اور حقوق رسانی اور مروت کا نظام بحال کرنا ہے۔

اسلام نے جس طرح ہر شعبہ زندگی میں رہنمائی کی ہے اس طرح جنگ کے اصول وضوابط بھی مقرر کیئے ہیں۔

حضرت سلیمان بن بریدہ بیان کرتے ہیں:

كان رسول الله ﷺ إذاأمر أميرا على جيش اوسرية او صاه فى خا صة بتقوى الله ومن معه من المسلمين خيرا ثم قال أغزوا باسم الله فى سبيل الله قاتلوا من كفر بالله أغزوا فلا تغلوا ولا تغدروا ولا تمثلوا ولا تقتلوا وليدا.(١٠)

رسول اللہ ﷺ جب کسی آدمی کو لشکر یا سریہ کا امیر مقرر فرماتے تو اسے خاص اس کے اپنے نفس کے بارے میں اللہ کے تقویٰ کی اور اس کے ساتھ مسلمانوں کے بارے خیر کی وصیت فرماتے۔ پھر فرماتے اللہ کے نام سے اللہ کی راہ میں غزوہ کرو اور جس نے اللہ کے ساتھ کفر کیا ان سے لڑو اور خیانت نہ کرو اور بدعہدی نہ کرو اور ناک کان وغیرہ نہ کاٹو کسی بچے کو قتل نہ کرو۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

ولاتقتلوا شيخا فانيا ولا طفلا ولا صغيرا ولا امرأة.(١١)

بوڑھے لوگوں، بچوں اور عورتوں کو قتل نہ کرو۔

صحیح مسلم کی ایک روایت میں ہے۔

عن ابن عمرؓ قال: فنهى رسول الله ﷺ عن قتل النساء والصبيان.(١٢)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے سے منع فرمایا۔

قیدیوں سے سلوک:

دور جاہلیت میں ہونے والی جنگوں کا جائزہ لینے سے نہایت وحشیانہ رسمیں سامنے آتی ہیں۔

عرب میں آئے دن کی لڑائیوں کی شدت اور وسعت سے مختلف قبائل میں شدید نفرت پائی جاتی تھی۔ اس لیے اسیران جنگ کو جب قتل کرتے تھے تو چھوٹے چھوٹے بچوں اور عورتوں کو بھی قتل کر دیتے تھے بلکہ ان کو آگ میں جلا دیتے تھے۔ عمر بن ہند عرب کا ایک بادشاہ تھا اس کے بھائی کو جب بنو تمیم نے قتل کر دیا تو اس نے منت مانی کہ ایک کے بدلے سو آدمیوں کو قتل کروں گا۔ چنانچہ بنو تمیم پر حملہ کیا تو وہ لوگ بھاگ گئے صرف ایک بڑھیا رہ گئی۔ جس کا نام حمراء تھا اس کو گرفتار کر کے زندہ آگ میں ڈال دیا۔ اتفاق سے ایک سوار جس کا نام عمار تھا آنکلا عمرو نے پوچھا کہ تو کیوں آیا ہے؟ اس نے کہا میں کچھ دنوں کا بھوکا تھا دھواں اٹھتے دیکھا تو سمجھا کھانا ہو گا عمرو نے حکم دیا کہ اسے بھی آگ میں ڈال دیا جائے۔(۱۳)

واحس اور غبرا کی لڑائی میں قیس نے بنو زبیان کے پاس اپنے بچے ضمانت کے طور پر رکھے۔ حذیفہ جو بنو زبیان کا رئیس تھا ان بچوں کو وادی میں لے جا کر کھڑا کر دیتا اور ان کو نشانہ بنا کر تیر اندازی کرتا۔ اتفاق

سے کوئی لڑکا نہ مرتا تو دوسرے دن پر اٹھار کھا جاتا۔ چنانچہ دوسرے دن یہ تفریح انگیز چاند ماری پھر شروع ہوتی اور لوگ یہ تماشا دیکھتے۔ (۱۴)

رسول اللہ ﷺ نے ظالمانہ سزاؤں کے بارے ارشاد فرمایا!

عن خباب قال:أتينا رسول الله ﷺ و هو متوسد بردة في ظل الكعبة فشكونا إليه فقلنا:ألا تستنصر لنا،الا تدعوا الله لنا فجلس محمرا وجهه فقال قد كان من قبلكم يوخذ الرجل فيحفرله فى الارض ثم يوتى بالمنشار فيجعل على راسه فيجعل فرقتين مايصرفه ذالک عن دينه و يمشط بامشاط الحديد مادون عظمه من لحم و عصب.(۱۵)

حضرت خباب ؓ سے روایت کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے آپ کعبہ کے سایہ میں چادر کے ساتھ ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ ہم نے عرض کیا آپ ہمارے لیے اللہ تعالی سے مدد کیوں نہیں طلب کرتے اور ہمارے لیے دعا کیوں نہیں فرماتے؟ آپ ﷺ یہ بات سن کر سرخ چہرے کے ساتھ اٹھ کر بیٹھ گئے اور فرمایا کہ تم سے پہلے لوگوں کے لیے زمیں میں گڑھے کھودے جاتے پھر آری سے ان کے سر کے دو ٹکڑے کئے جاتے یہ تکلیف انہیں اپنے دین سے نہ پھیرتی اور لوہے کی کنگھیوں کے ساتھ ان کی ہڈیوں سے گوشت بھی نوچا جاتا تھا۔

قتل کا ایک طریقہ یہ تھا کہ ہاتھ پاؤں اور دیگر اعضاء کاٹ کر چھوڑ دیتے تھے کہ وہ تڑپ تڑپ کر مر جاتا تھا۔ غطفان اور عامر کی لڑائی میں اس خوف سے حکم بن الطفیل نے اپنے آپ کو خود گلا گھونٹ کر مار ڈالا تھا۔ مرنے والوں کے ہاتھ پاؤں کان ناک وغیرہ کاٹ لیے جاتے تھے جیسا کہ ہندہ نے جنگ احد میں اسی قسم کی رسم کے موافق حضرت حمزہ ؓ اور دیگر شہداء کے اعضاء کاٹ کر ہار بنایا اور گلے میں پہنا تھا۔

واشتغل من اشتغل منهم وكذا اشتغلت نساء هم بقتلى المسلمين يمثلون بهم، ويقطعون الاذان والا نوف والفروج ويبقرون البطون و بقرت هند بنت عتبة كبد حمزة فلا كتها فلم تستطع ان يسيغها، فلفظتها واتخذت من الاذن والا نوف حذماء، خلا خيل و قلائد(۱۶)

حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کو مشرکین مکہ نے قید کر کے سولی پر لٹکایا اور ان کے جسم پر تیر اندازی کی۔ (۱۷)

جنگی قیدیوں کے متعلق امام الانبیا ﷺ کا طریقہ کار دو طرح سے ملتا ہے۔

الف۔ فدیہ لے کر آزاد کر دینا ب۔ بغیر کسی فدیہ کے آزاد کرنا (۱۸)

سب سے پہلے غزوہ بدر میں مسلمانوں کے ہاتھ قیدی آئے جو اہل مکہ تھے یہ وہ لوگ تھے جن کی دشمنی عیاں تھی۔

بدترین دشمنوں میں سے چند لوگ جب قیدی بن کر آئے تو ان کے خلاف نفرت کی بجائے جو حسن

سلوک دیکھنے کو ملتا ہے وہ اپنی مثال آپ ہے۔

آنحضورﷺ نے یہ معاملہ صحابہ کے سامنے مشورے کے لئے پیش کیا۔(۱۹) صحابہؓ میں دو رائیں سامنے آئیں۔

ایک طرف حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ جیسے عالی مرتبت صحابی تھے جن کی رائے فدیہ لے کر چھوڑ دینے کی تھی دوسری طرف حضرت عمر رضی اللہ عنہ جیسے جلیل القدر صحابی کی رائے قیدیوں کو قتل کرنے کی تھی۔ مشورے کے بعد محسن انسانیت ﷺ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے مشورے کو پسند فرمایا اور فدیہ لے کر قیدیوں کو رہا کر دیا۔(۲۰)

جن قیدیوں کے پاس زرفدیہ نہیں تھا ان میں سے پڑھے لکھے قیدیوں کا فدیہ دس مسلمان بچوں کو تعلیم دینا قرار پایا۔(۲۱)

وہ لوگ جتنے دن قید میں رہے اس دوران ان کے ساتھ جو سلوک کیا گیا۔ وہ قیدی کی بجائے مہمان جیسا سلوک تھا۔ رہا ہونے والوں نے بیان کیا کہ اہل مدینہ اپنے بچوں سے زیادہ انکی آسائش کا اہتمام کرتے تھے۔

علامہ شبلی نعمانیؒ نے اس کی تفصیل یوں بیان کی ہے۔

اسیران جنگ بدر دو دو چار چار صحابہ کرام کو تقسیم کر دیئے گئے اور صحابہ کو حکم ہوا کہ انہیں آرام کے ساتھ رکھا جائے۔ صحابہ رضی اللہ عنھم ان کو کھانا کھلاتے اور خود کھجور کھا کر گزارہ کرتے ان قیدیوں میں ابوعزیز بھی تھے جو حضرت مصعب بن عمیر کے بھائی تھے ان کا بیان ہے کہ مجھے انصاریوں نے اپنے گھر میں قید کر رکھا تھا جب صبح و شام کا کھانا لاتے تو روٹی میرے سامنے رکھ دیتے اور خود کھجوریں اٹھا لیتے مجھے شرم آتی اور میں روٹی ان کے ہاتھ میں دے دیتا لیکن وہ ہاتھ نہ لگاتے اور مجھے واپس کر دیتے۔ اور یہ کام اس وجہ سے کیا کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے تاکید کی تھی کہ قیدیوں کے ساتھ اچھا سلوک کیا جائے۔(۲۲)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس دن بدری قیدی گرفتار ہو کر آئے رسول اللہ ﷺ کو اس رات نیند نہیں آئی آپ ﷺ سے صحابہ نے پوچھا کیا وجہ ہے آپ ﷺ نے فرمایا میرے چچا کی آہ و بکا کی آواز میرے کانوں میں آ رہی ہے صحابہ نے سب قیدیوں کو کھول دیا تب آپ ﷺ کو نیند آئی۔(۲۳)

عن جابر بن عبداللہؓ قال لما کان یوم بدر اُتی باساری و اُتی بالعباس ولم یکن علیه ثوب فنظر النبی ﷺ له قمیصا فوجد وا قمیص عبدالله بن ابی یقدر علیه فکساه النبی ﷺ اياه.(۲۴)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب بدر کے دن کافروں کے قیدی حاضر کئے گئے حضرت عباس رضی اللہ بھی لائے گئے وہ ننگے بدن تھے حضور ﷺ نے ان کے بدن کے موافق کوئی کرتہ تلاش کیا

دیکھا تو عبداللہ بن ابی کا کرتہ ان کے بدن پر ٹھیک تھا آپ نے وہی کرتہ ان کو پہنا دیا۔

قیدیوں میں ایک شخص سہیل بن عمرو بھی تھا جو رسول اللہ ﷺ کے بارے میں اشتعال انگیز تقریریں کیا کرتا تھا۔

حضرت عمرؓ نے تجویز پیش کی یا رسول اللہ ﷺ اس کے اگلے دو دانت تڑوا دیجئے تا کہ آئندہ یہ آپ کے خلاف گستاخانہ زبان استعمال نہ کر سکے سزا دینے کا معقول جواز تھا۔ اور کوئی رکاوٹ بھی نہ تھی لیکن رحمت عالم ﷺ نے حضرت عمرؓ کی تجویز مسترد فرما کر قیدیوں کے ساتھ حسن سلوک کی ایسی مثال پیش فرما دی جو رہتی دنیا اپنی مثال آپ رہے گی۔ (۲۵)

غزوہ بنو المصطلق میں سو سے زیادہ زن و مرد قیدی ہوئے مگر بلا کسی معاوضہ کے آزاد کر دیئے گئے اور ان میں سے ایک عورت حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا تھیں جنہیں آپ ﷺ نے ام المومنین کا درجہ دیا۔ (۲۶)

جنگ حنین میں چھ ہزار مرد و زن اسیر ہوئے جنہیں بغیر کسی شرط و جرمانہ کے آزاد فرمایا گیا بلکہ اکثر اسیروں کو خلعت و انعام دے کر رخصت فرمایا۔ (۲۷) دشمن قیدیوں کے بدلے اپنے قیدیوں کو چھڑانے کا ذکر بھی ملتا ہے۔

عن أياس بن سلمةؓ بن الاكوع عن أبيه قال: غزونا مع أبي بكرؓ هوازن على عهد رسول الله ﷺ فنفلني جارية من بنى فزارة من اجمل العرب. عليها قشع لها فماكشفت لها عن ثوب حتى أتيت المدينة فلقيني النبي ﷺ في السوق، فقال: لله أبوک هبها لي، فوهبتها له، فبعث بها ففادى بها أسارى من أسارى المسلمين، كانوا بمكة. (۲۸)

(حضرت سلمہ بن اکوع سے روایت ہے کہ ہم نے حضرت ابو بکرؓ کے ساتھ ہوازن کے خلاف جہاد کیا حضرت ابو بکرؓ نے مجھے انعام کے طور پر بنی فرازہ کی ایک لڑکی دی جو عرب میں سب سے خوبصورت تھی وہ ایک پوستین پہنے ہوئے تھی میں نے اس کا کپڑا ابھی نہ کھولا تھی کہ میں مدینہ آیا۔ رسول اللہ ﷺ مجھے بازار میں ملے اور فرمایا تیرا باپ بزرگ تھا، اس عورت کو مجھے ہبہ کر دے میں نے آپ ﷺ کو ہبہ کر دی۔ آپ ﷺ نے اس عورت کے بدلے کئی مسلمان قیدیوں کو چھڑایا جو کہ مکہ میں قید تھے۔)

نبی کریم ﷺ کی مبارک تعلیم کا اثر تھا کہ خلفاء راشدین کے عہد میں عراق و شام، مصر، ایران و خراسان کے سینکڑوں شہر فتح ہوئے مگر کسی جنگ میں بھی حملہ آور جنگ آزماؤں یا رعایا میں سے کسی کو لونڈی غلام بنانے کا ذکر نہیں ملتا۔

عن علیؓ انه فرق بين جارية و ولدها فنهاه النبی ﷺ عن ذلک (۲۹)

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک قیدی عورت اور اس کے چھوٹے بچے کو الگ الگ کر دیا آپ ﷺ نے اس سے منع کر دیا۔

عن أبی هریرةؓ قال بعث النبی ﷺ خیلا قبل نجد فجاء ت برجل من بنی حنیفة یقال له ثمامة بن اثال فربطوه بساریة من سواری المسجد فخرج الیه النبی ﷺ فقال اطلقوا ثمامة، فانطلق الی نخل قریب من المسجد فاغتسل ثم دخل المسجد فقال اشهد ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله ﷺ.(۳۰)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے چند سواروں کو نجد کی طرف بھیجا وہ بنی حنیفہ سے ایک شخص کو لے کر آئے جسے ثمامہ بن اثال کہتے تھے، اسے مسجد کے ایک ستون کے ساتھ باندھ دیا پھر رسول اللہ ﷺ اس کے پاس آئے۔ فرمایا ثمامہ کو چھوڑ دو اسے چھوڑ دیا گیا۔ وہ مسجد کے قریب باغ میں گئے غسل کیا مسجد میں داخل ہوئے اور کہا۔ **اشهدان لا إله إلاالله وأن محمدا رسول الله.**

عن انس بن مالک ان ثمانین رجلا من اهل مكة هبطوا علی النبی ﷺ واصحابه من جبل التنعیم عند صلاة الفجر لیقتلو هم فاخذهم رسول الله ﷺ سلما فاعتقهم رسول الله ﷺ.(۳۱)

حضرت انس رضی اللہ سے روایت ہے کہ جبل تنعیم کے مقام پر نماز فجر کے وقت اہل مکہ کے اسی آدمی رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کے قتل کے لیے حملہ آور ہوئے، آپ ﷺ نے انہیں صحیح سلامت گرفتار کر لیا اس کے بعد انہیں رہا کر دیا۔

عن ابی جحیفةؓ قال قلت لعلیؓ هل عند کم شی من الوحی الامافی کتاب الله؟ قال لا والذی فلق الحبة و برالنسمة ما اعلمه الا فهما یعطیه الله رجلا فی القرآن وما فی هذا الصحیفة قلت وما فی الصحیفة؟ قال العقل وفکاک الاسیر.(۳۲)

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا تمہارے پاس قرآن کے سوا اور بھی کچھ وحی کی باتیں ہیں انہوں نے کہا قسم اس کی جس نے دانہ چیر کر اگایا اور جان کو بنایا مجھے تو کوئی ایسی وحی معلوم نہیں۔ البتہ سمجھ ایک دوسری چیز ہے جو اللہ تعالیٰ کسی بندے کو قرآن میں عطا فرمائے یا جو اس صحیفہ میں ہے میں نے پوچھا اس ورق میں کیا ہے انہوں نے کہا دیت کے احکام اور قیدی کا چھڑانا۔

عن سالم عن ابیه قال: بعث النبی ﷺ خالد بن الولید الی بنی جذیمة فد عاهم الی الاسلام فلم یحسنو ا ان یقولوا اسلمنا فجعلو ا یقولون صباناصبانا فجعل خالد یقتل

منهم و یاسر ودفع الی کل رجل منا اسیره حتی اذا کان یوم امر خالد ان یقتل کل رجل منا اسیره فقلت والله لا أقتل أسیری ولا یقتل رجل من اصحابی أسیره حتی قدمنا علی النبی ﷺ فذکرناه له فرفع النبی ﷺ یدیه فقال اللهم إنی أبراء إلیک مما صنع خالد مرتین.(۳۳)

حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ اپنے والد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے خالد بن ولید کو بنی جذیمہ کی طرف بھیجا انہوں نے ان کو اسلام کی دعوت دی وہ اچھی طرح نہ کہہ سکے کہ ہم اسلام لائے کہنے لگے ہم نے اپنا دین بدل ڈالا حضرت خالدؓ کچھ کو قتل کرنے اور کچھ کو قید کرنے لگے ہر ایک مسلمان کا قیدی اس کے سپرد کیا ایک دن حضرت خالد نے یہ حکم دیا کہ ہر مسلمان اپنے قیدی کو مار ڈالے میں نے کہا خدا کی قسم میں تو اپنے قیدی کو نہیں مارنے کا نہ میرے ساتھیوں میں سے کوئی اپنا قیدی مارے گا حتی کہ ہم بھی رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچے تو آپ ﷺ سے یہ قصہ بیان کیا آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ اٹھائے اور کہا یا اللہ میں خالد کے کام سے بری ہوں دوبار یہ فرمایا۔

عن عماربن شعیث بن عبیدالله بن الزبیب العنبری: حدثنی أبي قال سمعت جدی الزبیب یقول بعث رسول الله ﷺ جیشا الی بنی العنبر فاخذو هم برکبة من ناحیة الطائف فاستاقوهم إلی النبی ﷺ فرکبت فسبقتهم الی إلنبی ﷺ فقلت السلام علیک یا نبی الله ورحمةالله و برکاة أتانا جندک فاخذونا و قد کنا أسلمنا خضر منا آذان النعم فلما قدم بلعنبر قال لی نبی الله ﷺ هل لکم بینةعلی أنکم أسلمتم قبل أن توخذوا فی هذا الایام قلت نعم....... ثم نظر الینانبی ﷺ قائمین فقال ما ترید باسیرک؟ فارسلته من یدی فقام نبی الله ﷺ فقال للرجل رد علی هذا زربیة امه التی أخذت منها قال یا نبی الله إنها خرجت من یدی قال فختلع نبی الله ﷺ سیف الرجل فاعطانیه فقال للرجل اذهب فزده آصعامن طعام قال فزادنی آصعا شعیر. (۳۴)

رسول اللہ نے ایک لشکر بنی عنبر کی طرف بھیجا صحابہ کرام نے طائف کے علاقے برکتہ سے بنی عنبر کو گرفتار کرلیا اور نبی ﷺ کے پاس لے آئے حضرت زبیب کہتے ہیں میں سب سے پہلے سوار ہو کر رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچا سلام کیا اور میں نے کہا کہ آپ کا لشکر ہمارے پاس آیا اور انہوں نے ہمیں گرفتار کرلیا ہے۔ حالانکہ ہم مسلمان ہو چکے ہیں۔ ہم نے جانوروں کے کان کاٹ دیئے ہیں۔ جب بنی عنبر آپ کے پاس آیا تو آپ نے فرمایا کہ گرفتاری سے پہلے آپ کے پاس مسلمان ہونے کی کوئی دلیل یا گواہی ہے؟ میں نے کہا ہاں۔۔۔۔۔ پھر

آپ نے ہم دونوں کو کھڑا دیکھ کر فرمایا تو اپنے قیدی کے بارے میں کیا چاہتا ہے؟ میں نے کہا اسے چھوڑ دیا جائے۔ رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور فرمایا اس کی ماں کی تو شک دے دو جو تو نے لے لی ہے۔ وہ بولا اللہ کے نبی ﷺ وہ تو میرے پاس سے جاتی رہی۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کی تلوار مجھ کو دے دی اور اس شخص سے کہا جاؤ اور کئی صاع اناج کے اسے دے دو اس شخص نے مجھے چند صاع جو دے دیے۔

عن ابی موسیؓ قال قال النبی ﷺ فکوا العانی ای الاسیر.(۳۵)

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیدی کو چھڑاؤ۔

ان واقعات سے رسول اللہ ﷺ کا قیدیوں سے حسن سلوک دنیا میں ایک مثال ثابت ہوتا ہے۔

برصغیر کے ایک مغل حکمران نورالدین محمد جہانگیر نے اپنی خودنوشت توزک جہانگیری میں لکھا ہے" میں نے ممانعت کی کہ کسی جرم کی سزا میں کسی کے کان ناک نہ کاٹے جائیں۔ اور خود بھی درگاہ الٰہی میں نظر مانی کہ میں بھی اس سزا سے کسی کو عیب دار نہ کروں گا۔(۳۶)

علامہ سیوطی تاریخ الخلفاء میں تاتاریوں کے مظالم کے بارے میں بیان کرتے ہیں" تاتاری آذربائیجان سے دربند اور شروان پہنچے اور یہاں آتش زنی و قتل و غارت گری کر کے لان کے باشندوں کو قید کر کے قتل کیا اس کے بعد قفجان پہنچے جہاں کی اکثر آبادی ترکوں کو دل کھول کا قتل کیا۔(۳۷)

پنڈت جواہر لال نہرو نے ہلاکو خان کے بغداد پر حملے کا بیان کرتے ہوئے لکھا ہے "بغداد میں خلیفہ، اس کے بیٹے اور اس کے تمام رشتہ دار نہ تیغ کر دیئے گئے ہفتوں تک قتل عام رہا یہاں تک کہ دریائے دجلہ میلوں تک خون سے رنگین ہو گیا کہتے ہیں کہ 15 لاکھ انسان موت کے گھاٹ اتر گئے۔(۳۸)

آج کی نام نہاد مہذب دنیا میں اقوام متحدہ نے حقوق انسانی کے بارے میں ایک چارٹر بنا رکھا ہے بین الاقوامی این جی اوز بھی کام کر رہی ہیں۔ سلامتی کونسل اور جنرل اسمبلی میں اقوام عالم کے نمائندے بیٹھ کر ذاتی مفادات کی قراردادیں پاس کرتے ہیں مگر امریکہ کی ہوس ملک گیری اسرائیل کی ہٹ دھرمی اور ہندو کی چالاکیوں نے عصر حاضر میں قیدیوں کے ساتھ ناروا سلوک کا وہ نقشہ پیش کیا جو بنی نوح انسان کی پیشانی پر بدنما داغ بن چکا ہے۔

برصغیر میں برطانوی دور حکومت میں جنگ آزادی کے قیدیوں کے ساتھ ہونے والے سلوک کا ذکر مولانا جعفر تھانیسری نے اپنی کتاب کالا پانی میں کیا ہے۔

شکرم میں سوار ہونے سے پہلے مجھے میری ہتھکڑی اور طوق میں بطور باگ ڈور ایک زنجیر ڈال کر اور اس کا سرا ایک مسلح سپاہی کے ہاتھوں میں دے کر اس کو میرے پیچھے بٹھایا۔(۳۹)

علی گڑھ سے دہلی تک کھانا پینا تو درکنار کسی سخت ضروری حاجت کے لیے بھی ہمیں نہ اتارا گیا۔۔۔۔۔آخر کار مصیبت کے ساتھ لوہے میں جکڑے ہوے دہلی میں داخل ہوئے جہاں ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس دہلی کے بنگلہ کے ایک تہہ خانہ میں ہمیں زندہ درگور کر دیا گیا۔(۴۰)

ڈاکٹر گرے سپرنٹنڈنٹ جیل آئے اس نے سب سے پہلے ہمارا ملاحظہ کیا اور پھر بڑے غصے سے حکم دیا کہ ان کے پاؤں میں ایک آڑا ڈنڈا بھی ڈال دینا چاہیے چنانچہ اس حکم کے صادر ہونے کے ساتھ ہی لوہار آہنی ڈنڈے لے کر حاضر ہو گئے اور ہمارے دونوں پاؤں کے دونوں کڑوں کے درمیان ایک فٹ پانچ گرہ لمبا آڑا ڈنڈا ڈال دیا گیا از راہ تعصب یہ ڈنڈا صرف ہمارے لیے ہی تھا ورنہ جیل میں ہم نے اور کسی قیدی کے پاؤں میں نہیں دیکھا اس ڈنڈے کی وجہ سے چلنا پھرنا اٹھنا بیٹھنا نہایت مشکل ہو گیا اور رات کو پاؤں پسار کر سونا بھی نہایت محال تھا۔(۴۱)

آگے چل کر کتاب کے صفحہ 98 پر لکھا ہے "سزا حبس بعبور دریائے شور کا مطلب یہ ہے کہ قیدیوں سے سخت سے سخت مشقت لی جائے اور کھانے پینے کو صرف اس قدر دیا جائے کہ جسم و جان کا رشتہ قائم رہ سکے.(۴۲)

نسلی تعصب و امتیاز:

وہ معزز ہندوستانی جن کے آگے سینکڑوں ہزاروں نوکر تھے انہیں بھی سیاہ رنگت اور ہندوستانی ہونے کی وجہ سے دوسرے چوڑے چماروں کی طرح موٹا جھوٹا کھانا دیا جاتا تھا اور عام لوگوں کے ساتھ ان سے بھی مشقت لی جاتی تھی۔مگر یورپین گورے بلکہ اکثر دو گلے کالے کلوٹے بھی فقط کوٹ پتلون کے شرف یا عیسائی کلمہ پڑھنے کی وجہ سے پلٹن کے گوروں کے ہمراہ کھانے اور کپڑے کے مستحق سمجھے جاتے تھے۔اور اس سے بڑھ کر جس گورے یا دو غلے کو لائسنس مل جاتا اس کو تو پچاس روپیہ ماہوار تک نقد تنخواہ بھی ملتی تھی۔(۴۳)

یہودیوں پر ہٹلر کے مظالم کا حال ولیم ایل شائرز نے یوں بیان کیا ہے۔"ہر ہوس اپنے کام میں مسلسل اصلاحات کرتا رہا وہ خود لکھتا ہے ٹریبلنکا کے قیدیوں کو علم ہوتا تھا کہ انہیں مار دیا جائے گا۔لیکن ہم آوس شوٹس میں مظلوموں کو چکمے دے کر یہ سمجھ لینے پر آمادہ کر لیتے کہ ان کے جسموں کو جوؤں سے پاک کرنا منظور ہے یقیناً وہ لوگ اکثر ہمارے ارادے بھانپ لیتے بعض اوقات ہنگامے بپا ہوتے اور مشکلات پیش آتیں عورتیں عموماً بچوں کو اپنے کپڑوں میں چھپا لیتیں جب ہمیں پتہ چل جاتا تو انہیں بھی استیصال کے لیے بھیج دیا جاتا۔ہمارے لیے ضروری تھا کہ استیصال کا کام خفیہ خفیہ کرتے لیکن لاشوں کے جلانے سے مسلسل نہایت

گندی اور بری بو پورے علاقے میں پھیل جاتی اور جو لوگ آس پاس رہتے تھے انہیں پتا چل جاتا کہ ہم آوس شوٹس میں استیصال کا کام سرانجام دے رہے ہیں۔ ہوس نے کہا کہ بعض اوقات ہم خاص قیدیوں کو بینزین کے ٹیکے لگا کر ختم کر دیتے۔ بظاہر خاص قیدیوں سے مراد روسی اسیران جنگ ہیں۔(۴۴) صفحہ 233,234 پر ہنگری کے تین لاکھ یہودی کے عنوان کے تحت لکھا ہے 1944 کے موسم گرما میں چھیالیس روز تک اڑھائی سے تین لاکھ یہود ہنگری موت کے گھاٹ اتارے گئے۔(۴۵)

بوسنیا کے مسلمانوں پر سربوں کے مظالم بڑے اندوہناک ہیں دریائے ساوا کے کنارے قصبہ اسئے میں سربوں نے ایک کیمپ میں بوسنیائی مسلمانوں کو قید رکھا تھا سوبودان پنچ اور میکسی مووچ اس کیمپ کی نگرانی پر مامور تھے 16 مئی 1992 کو ایک سرب کمانڈر نے میکسی مووچ کو 80 مسلمانوں کی ایک قطار کے پاس لے جا کر قتل عام کا حکم دیا پہلے تین مسلمانوں کو چھری سے ذبح کیا گیا بعد ازاں مشین گن کے ذریعے باقی مسلمانوں کو ہلاک کر دیا۔(۴۶)

نیویارک کے اخبار نیوڈے کے نمائندے کو مغربی بوسنیا میں واقع عمارسکا آئرن مائننگ کمپلیکس میں ایک سابق قیدی نے بتایا کہ ایک ہزار سے زائد مسلمان اور کروٹ باشندوں کو چار فٹ اونچے لوہے کے پنجروں میں قید کیا گیا تھا جہاں پینے کو پانی نہ کھانے کو خوراک دی جاتی ہر دوسرے تیسرے دن دس تا پندرہ قیدیوں کو نکال کر گولی سے اڑا دیا جاتا بعض کو اس قدر مارا جاتا کہ وہ جان ہار دیتے۔(۴۷)

دس نوجوانوں کو ایک قطار میں لٹا دیا گیا ان کے گلے چیرے گئے ان کی ناک کاٹ دی گئی اور پھر ان کے اعضائے تناسل کاٹ کر علیحدہ کر دیئے گئے۔(۴۸)

ترنوپولیے کے کیمپ میں دو سو مرد اور عورتیں کھچا کھچ بھری ہوئی تھیں رات کو محافظ اپنی ٹارچوں کے ساتھ داخل ہوتے اپنے پسند کی خاتون تلاش کر کے عصمت دری کے لیے لے جاتے جو خاتون مزاحمت کرتی قتل کر دی جاتی۔ چند خواتین نے ایسی ہی مزاحمت کے نتیجے میں موت کو گلے لگا لیا۔(۴۹)

امریکہ کے قید خانوں میں نسلی امتیاز کا ذکر گرور جنیش نے اپنی کتاب مغرب کی منافقت میں اس طرح کیا ہے۔

مجھے امریکہ کی چھ جیل خانوں کا مہمان بننا پڑا۔ یقین کرو چھ کی چھ جیلوں میں ایک بھی گورا قیدی نہیں تھا۔ سب سیاہ فام تھے۔ ہر قید خانے میں اسیروں کی گنجائش ۶۰۰ سے ۷۰۰ تک تھی۔ کیا امریکہ میں صرف سیاہ فام ہی جرم کرتے ہیں؟ سفید چمڑی والے آسمان سے اترے ہوئے فرشتے ہیں اور کیا یہ صورتحال ان کی

منافقت کا پردہ چاک کرنے کے لیے ایک تسلی بخش ثبوت نہیں ہے؟ امریکہ کی جیلوں میں مہینوں سے قید لوگوں کو یہ بھی علم نہیں ہوتا کہ آخر وہ کس جرم کی سزا بھگت رہے ہیں،،(۵۰)

افغانستان کے مسلمان قیدیوں کے ساتھ ناروا سلوک جو تذلیل انسانیت سے بھی پرلے درجے کا سلوک ہے مہذب کہلانے والی دنیا کے منہ پر طمانچہ ہے گوانتانا موبے کے بدنام قید خانوں میں قیدیوں کے ساتھ جو برتاؤ کیا گیا وہ کسی طرح بھی انسانیت کے مقام ومرتبہ سے مطابقت نہیں رکھتا۔

محمد اقبال کیلانی نے اپنی کتاب تعلیمات قرآن مجید کے مقدمہ میں لکھا ہے "افغانستان پر قبضہ کے بعد امریکی فوجیوں نے طالبان کی لاشوں کا نہ صرف مثلہ کیا بلکہ انہیں نذر آتش بھی کیا۔(۵۱)

گوانتانا موبے سے رہائی پانے والے ایک پاکستانی نے بتایا ''تفتیش میں لاعلمی کے اظہار پر نقطہ انجماد سے بھی نیچے 6x6 فٹ کے یخ کمروں میں ڈال دیا جاتا جسم فریز ہو جاتا تو پھر نکال دیتے پھر یخ کمرے میں ڈالا جاتا پھر نکالا جاتا''(۵۲)

قیدیوں سے تفتیش کے لیے جو مراکز قائم کیے گئے ہیں ان کے بارے میں محمد اقبال کیلانی نے لکھا ہے ''دنیا بھر میں گرفتار کیے جانے والے مشکوک افراد کو کسی قانونی یا عدالتی کارروائی کے بغیر سزائیں دینے اور ان پر جبر وتشدد کرنے کے لیے امریکہ نے یورپ میں بہت سے خفیہ عقوبت خانے قائم کر رکھے ہیں یہ عقوبت خانے قائم کرنے والے ممالک میں سرفہرست ناروے، جرمنی، پولینڈ، رومانیہ، میڈونا اور کسوو کے نام شامل ہیں۔ امریکہ نے ایک نیا تفتیشی مرکز ازبکستان میں قائم کیا ہے جس میں غیر انسانی تشدد، بجلی کے جھٹکے اور ناخن کھینچنے کی سزائیں معمول کی سزائیں ہیں۔(۵۳)

رسول اللہ ﷺ نے امان دیئے جانے کے بعد قتل کرنے سے منع فرمایا ابن ماجہ کتاب الدیات باب من امن رجلا علی دمہ فقتلہ میں روایت ہے۔

عن عمر بن الحمق الخزاعی قال رسول اللہ ﷺ من امن رجلا علی دمہ فقتلہ فانہ یحمل لواء غدر یوم القیامۃ.(۵۴)

عمرو بن عمرو بن حمق خزاعی سے روایت ہے وہ کہتے تھے آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو شخص کسی کو جان کی امان دے پھر اس کو قتل کرے تو قیامت کے دن فریب کا جھنڈا اٹھائے گا۔

پاکستان میں طالبان دور کے سفیر ملا عبدالسلام ضعیف جنھیں سفارتی آداب کو بالائے طاق رکھتے ہوئے حکومت پاکستان نے امریکہ کے حوالے کیا افغانستان کے مختلف کیمپوں میں قید رہنے کے بعد گوانتانا مو

میں ظلم سہنے کے بعد رہائی ملی انہوں نے اپنے اوپر ہونے والے مظالم کی تصویر حوالہ قرطاس کی جسے ادارہ اسلامیات کراچی نے ایک کتاب کی شکل میں شائع کیا ہے۔ یہاں اس کتاب سے چند اقتباسات پیش کئے جاتے ہیں۔

ایک چھوٹے کمرے میں جو پنجرے کی طرح تھا دو میٹر لمبائی اور ایک میٹر چوڑائی تھی اس کے اندر ہی باتھ روم بھی تھا آہنی جالوں اور دیواروں کے علاوہ کچھ نہیں تھا سونے کے بارے میں بتلایا گیا کہ اگر سونا ہے تو سو جاؤ لیکن سونے کے لیے کسی چیز کا بندوبست نہ تھا۔(۵۵)

,,بگرام ایربیس پر میری رسیاں کھول کر فوجیوں نے ہیلی کاپٹر سے نیچے رن وے پر انتہائی بیدردی سے پھینک دیا چند فوجی کھڑے زور زور سے انگریزی زبان میں چیخ رہے تھے This is the big one یعنی یہی بڑے ہیں اس کے بعد مکے اور لاتیں شروع ہوگئیں۔(۵۶)

کپڑے تن سے جدا ہو گئے صرف سر کی تھیلی اور ہاتھ پاؤں کی ہتھکڑیاں رہ گئیں برف باری بھی تازہ ہوئی تھی ایک گھنٹے کے بعد ننگا کر کے برف میں پھینک دیا۔(۵۷)

انسانیت کی تذلیل کا واقعہ اس طرح بیان کرتے ہیں۔

دس فروری 2002 سے جولائی کے آغاز تک مجھے قندھار میں رکھا گیا اس دوران چہرہ دھو سکا نہ ہاتھ صرف پینے کے لیے تھوڑا سا پانی ملتا تھا چوری چھپے منہ ہاتھ دھونے پر سخت سزا دی جاتی اور اسی خوف سے کوئی ہاتھ پیر دھونے کی کوشش نہ کرتا ایک مرتبہ سات سات افراد کو باندھ کر خیمے سے چند قدم دور لے جایا گیا جہاں باری باری سب کے کپڑے اتار دیئے گئے ہر قیدی اپنے مخصوص اعضاء چھپانے سے قاصر تھا سب کیلئے ایک ایک بالٹی پانی ایک ایک صابون ساتھ رکھ دیئے اور خود کو دھونے کا حکم سنایا گیا امریکی مرد و عورتیں ارد گرد کھڑے ہو کر تماشا دیکھ رہے تھے یہ بہت توہین آمیز بات تھی کہ ہم ایک دوسرے کے سامنے خود کو دھوئیں۔(۵۸)

,,رفع حاجت کے لیے ایک باریک کپڑے کی چادر لگا کر بیت الخلا اس طرح بنایا گیا تھا کہ فوجیوں کی طرف کا پردہ نہیں رکھا تھا جس سے رفع حاجت کے وقت ہم فوجیوں کو اور فوجی ہمیں نظر آتے تھے۔(۵۹)

اسلام نے تعلیم دی کہ بوڑھوں کو کچھ نہیں کہا جائے مگر آج کے مہذب کہلانے والے امریکی فوجیوں نے ایک 105 سالہ بوڑھے قیدی کو کس کے باندھا۔ بڑے وحشیانہ طریقے سے گھسیٹتے ہوئے بڑی بے رحمی سے الٹا پٹخ دیا۔

بابا کی حالت یہ تھی کہ زیادہ درد و تکلیف میں ہونے کی وجہ سے باتیں تو در کنار سانس ہی رک گئی تھی۔(۶۰)

اسلام نے غیر مسلموں کو اپنی عبادت کا پورا حق دیا۔امریکی فوجیوں نے نماز پڑھتے ہوئے قیدیوں کے ساتھ کچھ اس طرح سلوک کیا۔

"ہم نماز میں مشغول تھے کہ دروازے سے فوجی نے ایک عرب بھائی کا نمبر پکارا۔وہ ہمارے ساتھ نماز میں شامل تھا فوجیوں نے ہمیں دیکھنے کے بعد دوبارہ عادل تیونسی کا نمبر پکارا کہ تفتیش کے لیے حاضر ہو۔ہم چونکہ نماز پڑھ رہے تھے اس لیے فوری عملدرآمد نہ ہوسکا فوجی صبر نہ کر سکے۔اور پورے زور سے دروازہ کھول کر ہمارے خیمے میں داخل ہوئے ہم سجدہ میں تھے۔دو فوجی آ کر میرے سر اور کمر پر بیٹھ گئے۔دیگر فوجیوں نے عادل بھائی کو صف سے گھسیٹ کر زبردستی خیمہ بدر کر دیا"۔(٦١)

رسول اللہ ﷺ کو قیدیوں کے بندھن سخت محسوس ہوئے آپ ﷺ انہیں سختی میں نہ دیکھ سکے اور بندھن نرم کرنے کا حکم دیا۔(٦٢)

افغان قیدیوں کو جب گوانتاناموبے منتقل کیا گیا تو ان کی حالت اس طرح بیان کی گئی ہے۔

سرخ رنگ کے کپڑے اور سرخ بوٹ پہنائے گئے ہاتھوں اور پیروں میں ہتھکڑیاں اور بیڑیاں ڈالی گئیں۔پھر ان ہتھکڑیوں اور بیڑیوں کو دو طرفہ تالے لگائے گئے ہتھکڑیاں ایسی سخت تھیں کہ ہم اپنے ہاتھوں کو حرکت نہ دے سکتے تھے کچھ دیر بعد ہمیں مار مار کر اور دھکے دے کر جہاز میں سوار کر دیا گیا جہاں ہم سب کو ایک مشترکہ زنجیر سے باندھ کر تالہ لگا دیا گیا۔(٦٣)

رسول اللہ ﷺ نے قیدیوں کے کھانے کا مناسب بندوبست فرمایا۔(٦٤)

ملا عبدالسلام ضعیف جو کہ جنگ میں شامل بھی نہیں تھا بلکہ اسلام آباد میں سفیر کی حیثیت سے متعین تھا وہ قیدی کی حیثیت سے گوانتاناموبے جایا گیا وہ کھانے کا حال بیان کرتے ہیں۔

"قندھار سے گوانتاناموبے تک 30 گھنٹے کے سفر میں ہر قیدی کو صرف ایک گلاس پانی اور ایک عدد سیب دیا گیا۔(٦٥) یہ تو سفر کا حال تھا گوانتاناموبے میں قیدیوں کو کھانا بہت کم ملتا تھا اور کبھی کبھار ایسا بھی ہو جاتا کہ پورا مہینہ ایک مرتبہ بھی پیٹ بھر کر کھانا نصیب نہ ہوتا بھوکا رکھنے کی وجہ سے اکثر قیدی بیمار رہتے۔(٦٦)

ملا عبدالسلام ضعیف بیان کرتے ہیں کہ گوانتاناموبے میں قرآن کریم کی بے حرمتی معمول بن گئی تھی امریکیوں کو پتہ تھا کہ مسلمان قرآن کریم کی بے حرمتی برداشت نہیں کر سکتے اس لیے ہماری 80% سزاؤں کا موجب قرآن کریم ہی تھا وہ بار بار قرآن کریم کی بے حرمتی کرتے اور قیدی بار بار غیرت ایمانی کا مظاہرہ کر کے اپنے اپنے انداز میں اس پر احتجاج کرتے اور سزا پاتے۔(٦٧)

دوران قید مار پیٹ کے علاوہ تذلیل کے لیے اس طرح بھی سزا دی جاتی۔

"قیدیوں کو پکڑ کر ان کی مونچھیں داڑھی اور ابرو صاف کر دیتے کسی کی آدھی داڑھی چھوڑ دیتے اور کسی کی ایک مونچھ۔(۶۸)

ملا عبدالسلام کی کتاب گوانتا نامو کی تصویر سے دل ہلا دینے والے یہ اقتباسات یہ ثابت کرنے کے لیے کافی ہیں کہ آج کل حقوق انسانی کا واویلا، احترام انسانیت کا شور صرف مغربی باشندوں کے لیے ہے مسلمان کے نہ کوئی حقوق خیال کیے جاتے ہیں اور نہ ہی اسے انسانیت کے درجے میں شمار کر کے اس کا احترام کیا جاتا ہے یہ سلوک جس کی تصویر اس کتاب سے نظر آتی ہے ایک ایسے انسان کے ساتھ روا رکھا گیا جس نے بلاواسطہ جنگ میں حصہ نہیں لیا اور نہ ہی اس نے کسی حملہ میں تعاون کیا جو لوگ حقیقی طور پر جنگ میں شامل رہے۔ ان کے ساتھ کس طرح وحشیانہ سلوک روا رکھا جا رہا ہوگا اس کا صاحب قلب و عقل بخوبی اندازہ لگا سکتا ہے۔

محمد اقبال کیلانی صاحب لکھتے ہیں" گوانتا موبے میں لائے جانے والے قیدیوں کو کئی کئی دن سونے نہ دینا، طویل عرصے تک جلا دینے والی گرمی میں رکھنا، پھر منجمد کر دینے والی سردی میں رکھنا، ہر وقت تیز روشنی آنکھوں پر ڈالنا، قیدیوں پر خونخوار کتے چھوڑنا، بجلی کا کرنٹ لگانا، قیدیوں کو زخمی کرنا قیدیوں کو بھوکا پیاسا رکھنا، ان پر جنسی تشدد کرنا، قیدیوں کو برہنہ کر کے ان کے دینی شعائر کا مذاق اڑانا، قیدیوں کو ایک دوسرے پر مادرزاد ننگے لیٹنے پر مجبور کرنا روزمرہ کا معمول ہے۔(۶۹)

عراق پر قبضہ کے بعد عراق کی ابوغریب جیل میں حقوق انسانی کے علمبردار امریکیوں کے مظالم کی تفصیلات پوری دنیا کے ذرائع ابلاغ میں آ چکی ہے۔ جن کا خلاصہ یہ ہے کہ عراقی قیدیوں کے چہروں پر بوری چڑھا کر جیل لایا گیا۔ عورتوں اور مردوں کو ایک دوسرے کے سامنے برہنہ کیا گیا، عورتوں اور مردوں کو ایک دوسرے کے ساتھ ہم جنسی پر مجبور کیا گیا، مردوں کے چہرے پر عورتوں کے انڈر ویئر پہنائے گئے مردوں کو لکڑی کے صندوق پر کھڑا کر کے بجلی کے جھٹکے دیئے گئے۔ اور سروں پر ریت کی بوریاں رکھی گئی۔ ان کے ہاتھوں اور نازک اعضاء پر تاریں باندھ کر ان میں کرنٹ چھوڑا گیا۔800 بریگیڈ کے فوجیوں نے سب کے سامنے عورتوں سے بدکاری کی اور پھر عراقی مردوں کو ان سے زنا کرنے پر مجبور کیا گیا جو انکار کرتا ان پر تشدد کیا جاتا۔ نوعمر عراقی بچوں سے بھی امریکی فوجی بدکاری کرتے اور اس قبیح جرم کی ویڈیو بناتے، قیدیوں کو سور کا گوشت کھانے اور شراب پینے پر مجبور کیا جاتا"۔(۷۰)

کشمیری مسلمان قیدیوں پر ہندووں کے مظالم کا حال مجلۃ الدعوۃ مارچ 2007 کی رپورٹ کے

مطابق کچھ اس طرح ہے۔ ''ضلع ڈوڈہ، بھدرواہ کے قریب ڈانڈی کے علاقہ میں لوگوں نے دعوی کیا ہے کہ 1997 سے لے کر 2007 تک 10 سال سے یہاں قائم RR-11 راشٹریہ رائفلو کے کیمپ کی جگہ سے تین قبریں ملی جن میں وہ لوگ دفن ہیں جن کو گم شدہ قرار دیا جاتا رہا ہے۔لوگوں کے مطابق اس کیمپ میں گرفتار کئے گئے زیر حراست کشمیریوں کو ہلاک کرنے کے بعد دفنا دیا جاتا تھا۔(۱۷)

برطانیہ نے جزائر انڈیمان پر کالا پانی کے نام سے جیلیں بنائیں اور آزادی کے متوالوں کو وہاں پابند سلاسل کیا گیا مگر اس کے باوجود پنجہ استبداد ٹوٹا اور برطانوی کالونی کے قیدیوں کو آزادی نصیب ہوئی برطانیہ کا جانشین امریکہ بھی اس راہ پر چل رہا ہے۔

عراق میں ابوغریب جیل میں قیدیوں پر وحشیانہ تشدد پوری دنیا کے سامنے ہے کشمیری حریت پسندوں کو انڈین عقوبت خانوں میں جس تشدد کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔وہ جدید مہذب دنیا کا چہرہ اس انداز سے دکھا رہا ہے۔جسے دیکھ کر گھن آتی ہے۔

محسن انسانیت ﷺ کا مبارک اسوہ صرف مسلمانوں کے لیے ہی نہیں بلکہ پوری انسانیت کے لیے مشعل راہ ہے۔مسلم امت کی ذمہ داری بنتی ہے۔انسانیت کے غم خوار اسوہ حسنہ کی جھلک اقوام عالم کے سامنے رکھے اور جدید دنیا میں قیدیوں کے ساتھ حسن سلوک کا وہ چارٹر منظور کروائے جو قیدیوں کو انسان کا درجہ دیتا ہے۔جو اس سے مہمان کا سا سلوک پیش کرتا ہے۔عصر حاضر میں قیدیوں کے ساتھ روا رکھا جانے والا سلوک انتقام کی آگ کو تیز کرتا ہے۔جبکہ اسوہ حسنہ سے ملنے والا نمونہ دشمنوں کو اپنا بنانے کا فارمولا فراہم کرتا ہے۔

حوالہ جات

۱) القرآن، البقرۃ، ۲۵۶۔

۲) القرآن، البقرہ، ۱۷۹۔

۳) بخاری، محمد بن اسماعیل (۲۵۶ھ)، الجامع الصحیح، رقم الحدیث، ۵۹۶۷، مکتبہ دارالسلام الریاض، ۱۴۱۹ھ/۱۹۹۹ء۔

۴) مسلم بن حجاج القشیری (۲۶۱ھ)، الجامع الصحیح، رقم الحدیث: ۶۵۷۹، مکتبہ دارالسلام الریاض، ۱۴۱۹ھ/۱۹۹۸ء۔

۵) مسلم، الجامع الصحیح، رقم الحدیث: ۶۵۸۰۔

۶) مسلم، الجامع الصحیح، رقم الحدیث: ۶۵۷۵۔

۷) حمیداللہ، ڈاکٹر، خطبات بہاولپور، ص: ۲۰۰، اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور، ۱۴۰۲ھ۔

۸) حمیداللہ، ڈاکٹر، خطبات بہاولپور، ص: 115۔

۹) القرآن، النساء، ۷۵۔

۱۰) مسلم، الجامع الصحیح، رقم الحدیث: ۴۵۲۲۔

۱۱) ابوداؤد، سلیمان بن الا شعث (۲۷۵ھ)، السنن، رقم الحدیث: ۲۶۱۴، مکتبہ دارالسلام الریاض، ۱۴۲۰ھ/۱۹۹۹ء۔

۱۲) مسلم، الجامع الصحیح، رقم الحدیث: ۴۵۴۸۔

۱۳) شبلی نعمانی (۱۹۱۴ء)، سیرۃ النبی ﷺ، ۱/۳۴۷، الفیصل ناشران کتب لاہور، ۱۹۹۱ء۔

۱۴) شبلی نعمانی، سیرۃ النبی ﷺ، ۱/۳۴۷۔

۱۵) ابوداؤد، السنن، رقم الحدیث: ۲۶۴۹۔

۱۶) صفی الرحمٰن مبارکپوری، الرحیق المختوم، ص: ۲۸۶، مکتبہ دارالسلام الریاض ۱۴۱۲ھ/۱۹۹۲ء۔

۱۷) ابوداؤد، السنن، رقم الحدیث: ۲۶۶۰، رحمۃ للعالمین، ۱/۱۰۷۔

۱۸) صفی الرحمٰن مبارکپوری، الرحیق المختوم، ص: ۲۳۰۔

(19 ترمذی، محمد بن عیسیٰ ،السنن ،رقم الحدیث:۱۷۱۴، مکتبہ دارالسلام الریاض ۱۴۲۰ھ/۱۹۹۹ء۔

(۲۰ مسلم، الجامع الصحیح ،رقم الحدیث:۴۵۸۸۔

(۲۱ سلمان منصور پوری، محمد سلیمان، قاضی، رحمۃ اللعالمین، ۱/۱۴۲، الفیصل ناشران کتب لاہور ۱۹۹۱ء۔

(۲۲ شبلی نعمانی، سیرۃ النبی ﷺ، ۱/۲۰۳۔

(۲۳ ابن کثیر، عماد الدین، اسماعیل، ابوالفداء، تفسیر القرآن العظیم ۲/۵۱۶، نور محمد کارخانہ کتب کراچی۔

(۲۴ بخاری، الجامع الصحیح ،رقم الحدیث:۳۰۰۸۔

(۲۵ محمد اقبال کیلانی، تعلیمات قرآن مجید، ص:۵۳، حدیث پبلیکیشنز شیش محل روڈ لاہور۔

(۲۶ صفی الرحمٰن مبارکپوری، الرحیق المختوم، ص۳۲۶۔

(۲۷ ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، ۲/۳۸۱، مکتبہ دارالسلام الریاض ۱۹۹۲ء۔

(۲۸ ابن ماجہ، محمد بن یزید (۲۷۳ھ)، السنن، رقم الحدیث:۲۸۴۶، مکتبہ دارالسلام الریاض ۱۴۲۰ھ/۱۹۹۹ء۔

(۲۹ ابوداؤد، السنن ،رقم الحدیث:۲۶۹۶۔

(۳۰ بخاری، الجامع الصحیح ،رقم الحدیث:۴۶۲۔

(۳۱ ابوداؤد، السنن ،رقم الحدیث:۲۶۸۸۔

(۳۲ بخاری، الجامع الصحیح ،رقم الحدیث:۳۰۴۸۔

(۳۳ بخاری، الجامع الصحیح ،رقم الحدیث:۴۳۳۹۔

(۳۴ ابوداؤد، السنن ،رقم الحدیث:۳۶۱۲۔

(۳۵ بخاری، الجامع الصحیح ،رقم الحدیث:۳۰۴۶۔

(۳۶ جہانگیر، محمد، نورالدین، شہنشاہ، توزک جہانگیری، مترجم اعجاز الحق قدوسی، ۱/۵۹، مجلس ترقی ادب لاہور۔

(۳۷ السیوطی، عبدالرحمٰن بن ابی بکر، جلال الدین، تاریخ الخلفاء، مترجم اقبال احمد، ص ۴۸۳، نفیس اکیڈمی کراچی ۱۹۶۳ء۔

(۳۸ نہرو، جواہر لال، پنڈت، تاریخ عالم پر ایک نظر، ص ۳۴۷، تخلیقات ٹمپل روڈ لاہور ۱۹۹۵۔

(۳۹ جعفر تھانیسری، مولانا، کالا پانی، ص ۵۳۔

(۴۰ جعفر تھانیسری، مولانا، کالا پانی، ص ۵۳۔

(۴۱ جعفر تھانیسری، مولانا، کالا پانی، ص ۸۲۔

۴۲) جعفر تھانیسری، مولانا، کالا پانی، ص ۹۸۔

۴۳) جعفر تھانیسری، مولانا، کالا پانی، ص ۱۱۰۔

۴۴) ولیم۔ ایل شائرز، ہٹلر کا عروج وزوال، مترجم غلام رسول مہر، ۳/ ۲۲۹، شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور ۱۹۶۹ء۔

۴۵) ولیم۔ ایل شائرز، ہٹلر کا عروج وزوال، ۳/ ۲۳۳۔

۴۶) محمد انور بن اختر، یہود و نصاریٰ کی جیلوں میں مسلمانوں کی تڑپتی لاشیں، بحوالہ خلیج ٹائمز ۱۰ اکتوبر ۱۹۹۲ء، ص ۶۱، ادارہ اشاعت اسلام کراچی، ۲۰۰۳ء۔

۴۷) محمد انور بن اختر، یہود و نصاریٰ کی جیلوں میں مسلمانوں کی تڑپتی لاشیں، ص ۴۳۔

۴۸) محمد انور بن اختر، یہود و نصاریٰ کی جیلوں میں مسلمانوں کی تڑپتی لاشیں، ص ۵۶۔

۴۹) محمد انور بن اختر، یہود و نصاریٰ کی جیلوں میں مسلمانوں کی تڑپتی لاشیں، ص ۵۷۔

۵۰) اوشو، گرور جنیش، مغرب کی منافقت، مترجم خالد ارمان، ص ۴۴، ۴۵، نگارشات مزنگ روڈ لاہور ۲۰۰۲ء۔

۵۱) محمد اقبال کیلانی، تعلیمات قرآن مجید، ص ۴۹۔

۵۲) محمد اقبال کیلانی، تعلیمات قرآن مجید، ص ۵۰۔

۵۳) محمد اقبال کیلانی، تعلیمات قرآن مجید، ص ۵۱۔

۵۴) ابن ماجہ، السنن، رقم الحدیث: ۲۶۸۸۔

۵۵) عبدالسلام ضعیف، ملا، گوانتانا موکی تصویر، ص ۱۹، ادارہ اشاعت اسلام کراچی۔

۵۶) عبدالسلام ضعیف، ملا، گوانتانا موکی تصویر، ص ۲۴۔

۵۷) عبدالسلام ضعیف، جرم ضعیفی، مترجم عبدالرحمٰن اخونزادہ، ص ۴۳۔

۵۸) عبدالسلام ضعیف، ملا، گوانتانا موکی تصویر، ص ۴۲۔

۵۹) عبدالسلام ضعیف، ملا، گوانتانا موکی تصویر، ص ۴۸۔

۶۰) عبدالسلام ضعیف، ملا، گوانتانا موکی تصویر، ص ۴۹۔

۶۱) عبدالسلام ضعیف، ملا، گوانتانا موکی تصویر، ص ۴۹۔

۶۲) ابن کثیر، تفسیر قرآن العظیم، ۲/ ۵۱۶۔

۶۳) عبدالسلام ضعیف، ملا، گوانتانا موکی تصویر، ص ۶۱۔

۶۴) شبلی نعمانی، سیرۃ النبی ﷺ، ۱/ ۲۰۳۔

٦٥) عبدالسلام ضعیف، جرم ضعیفی، ص۵۱۔

٦٦) عبدالسلام ضعیف، ملا، گوانتانامو کی تصویر، ص۴۷۔

٦٧) عبدالسلام ضعیف، ملا، گوانتانامو کی تصویر، ص۹۵۔

٦٨) عبدالسلام ضعیف، ملا، گوانتانامو کی تصویر، ص۹۰۔

٦٩) محمد اقبال کیلانی، تعلیمات قرآن مجید، ص۴۹۔

٧٠) محمد اقبال کیلانی، تعلیمات قرآن مجید، ص۵۰۔

٧١) الدعوۃ، مجلہ ماہنامہ، مارچ ۲۰۰۷، ص۴۰، ۴ لیک روڈ چوبرجی لاہور۔

کتابیات

1۔ قرآن مجید

2۔ ابن سعد، الطبقات، دار صادر، بیروت ۱۳۸۰ھ۔

3۔ ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، مکتبہ دار السلام الریاض ۱۹۹۴ء۔

4۔ ابن ماجہ، محمد بن یزید، السنن، مکتبہ دار السلام الریاض ۱۴۲۰ھ/ ۱۹۹۹ء۔

5۔ ابن ہشام، سیرت

6۔ ابوداؤد، السنن، مکتبہ دار السلام الریاض ۱۴۲۰ھ/ ۱۹۹۹ء۔

7۔ احمد، المسند، بیت الافکار الدولیہ الریاض ۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۸ء۔

8۔ اوشو، گرو رجنیش، مغرب کی منافقت، مترجم خالد ارمان، نگارشات، مزنگ روڈ لاہور ۲۰۰۲ء

9۔ بخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، مکتبہ دار السلام الریاض ۱۴۲۰ھ۔

10۔ ترمذی، محمد بن عیسی، السنن، مکتبہ دار السلام الریاض ۱۴۲۰ھ/ ۱۹۹۹ء۔

11۔ جعفر تھانیسری، کالا پانی

12۔ جہانگیر محمد نور الدین شہنشاہ، توزک جہانگیری، مترجم، اعجاز الحق قدوسی، ناشر سید امتیاز علی تاج، مجلس ترقی ادب لاہور، جولائی ۱۹۶۸

13۔ حمید اللہ، ڈاکٹر، خطبات بہاولپور، اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور ۱۴۰۲ھ۔

14۔ دارمی، السنن، نشر السنہ ملتان۔

15۔ سلمان منصور پوری، رحمۃ اللعالمین، الفیصل ناشران کتب لاہور ۱۹۹۱ء۔

16۔ شبلی، سیرت النبی ﷺ، الفیصل ناشران کتب لاہور ۱۹۹۱ء۔

17۔ صفی الرحمن، الرحیق المختوم، مکتبہ دار السلام الریاض ۱۴۱۲ھ/ ۱۹۹۲ء۔

18۔ عبدالسلام ضعیف، ملا، گوانتاموکی تصویر، ادارہ اشاعت اسلام کراچی۔

19۔ محمد اقبال کیلانی، تعلیمات قرآن، حدیث پبلی کیشنز شیش محل روڈ لاہور۔

20۔ معین الدین، تاریخ اسلام

21۔ نسائی، احمد بن شعیب، السنن، مکتبہ دارالسلام الریاض ۱۴۲۰ھ۔

22۔ ولیم۔ایل شائرز، ہٹلر کا عروج وزوال، مترجم، غلام رسول مہر، شیخ غلام علی اینڈ سنز، چوک انارکلی لاہور طبع اول ۱۹۶۹ء

23۔ سیوطی، جلال الدین، عبدالرحمن بن ابی بکر، تاریخ الخلفاء، مترجم اقبال احمد نفیس اکیڈمی کراچی، ۱۹۶۳ء

24۔ نہرو، جواہرلال پنڈت، تاریخ عالم پر ایک نظر تخلیقات، ٹمپل روڈ لاہور ۱۹۹۵ء

25۔ محمد انور بن اختر ، یہود و نصاری کی جیلوں میں مسلمانوں کی تڑپتی لاشیں، ادارہ اشاعت اسلام کراچی، ۲۰۰۳ء